تبصرہ کتب

نام کتاب	*Kashmir: A Disputed Legacy, 1846-90*
نام مصنف	Alastair Lamb
ناشرین	Hertingfordbury, Roxford Books, U.K
صفحات	XIV + 368
تبصرہ نگار	ڈاکٹر افتخار حیدر ملک

نامور برطانوی مؤرخ السٹیر لیمب کی تازہ ترین انگریزی کتاب - Kashmir : A Disputed Legacy حال ہی میں انگلستان سے چھپی ہے اور ایک نہایت ہی مدلل اور حقیقت پسندانہ تجزیہ پر مبنی ہے۔ اس تحقیقی کتاب کے ماخذ میں متعدد اہم سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات شامل ہیں جو کئی سالوں تک ڈاکٹر لیمب کے زیر مطالعہ رہیں۔ انڈیا آفس اور دیگر برطانوی یونیورسٹیوں کی لائبریریوں سے متعدد برطانوی، بھارتی اور پاکستانی دستاویزات کی مدد سے مؤرخ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کشمیر کا تنازعہ درحقیقت پاکستان اور کشمیری مسلمانوں کے ساتھ ایک سازش تھی جس میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن، سر ریڈکلف، پنڈت نہرو، سردار پٹیل، مہاراجہ ہری سنگھ، کئی کشمیری پنڈتوں اور برطانوی انڈیا کے کئی معروف افراد کا ہاتھ تھا ڈاکٹر لیمب کی تحقیق نہایت جانفشانی سے ان حقائق سے پردہ اٹھاتی ہے جو ابھی تک سربستہ راز رہی ہیں۔

ڈاکٹر لیمب متعدد کتب کے مصنف ہیں۔ ۱۹۶۶ء میں انہوں نے "کشمیر میں بحران" (Crisis in Kashmir) کے عنوان سے اپنی پہلی کتاب شائع کی۔ ماؤنٹ بیٹن کے ذاتی کاغذات اور دیگر برطانوی اور ہندوستانی رہنماؤں کی ذاتی دستاویزات کے عمیق مطالعہ کے بعد یہ نئی کتاب منظر عام پر آئی ہے۔

اسکے مطالعہ سے کئی اہم نکات سامنے آئے ہیں۔ جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ کتاب کے آغاز میں تین نقشوں کی مدد سے دکھایا گیا ہے کہ کس طرح ریڈکلف ایوارڈ نے بھارتی مفادات کی خاطر ۱۹۴۷ء میں گورداسپور، لاہور اور فیروزپور کے اضلاع کی بندر بانٹ کرتے ہوئے گورداسپور کی تین تحصیلوں کو مسلمان اکثریت کے باوجود بھارت کے حوالے کر دیا تاکہ بھارت کے کشمیر سے رابطے کی راہ نکالی

جا سکے۔
۲۔ ۱۸۴۶ء کا معاہدہ امرتسر ایک سیاہ دستاویز ہے جس کے ذریعے اس وقت کے وائسرائے لارڈ ہارڈنگ نے پچھتر لاکھ روپوں کے عوض کشمیر کو گلاب سنگھ کے ہاتھ بیچ دیا۔ وائسرائے نے اپنی رپورٹ لندن بھیجتے وقت بظاہر یہ وجہ بیان کی کہ سکھوں کے ساتھ لڑائیوں کے نقصان کا ازالہ مقصود ہے۔
۳۔ بھارت پاکستان پر یہ الزام لگاتا چلا آیا ہے کہ اس نے چار ہزار پٹھان لشکر کے ذریعے کشمیر پر حملہ کرایا اور مہاراجہ کو بھارتی امداد کی ضرورت پڑی۔ یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ آزادی سے کئی ہفتے پہلے ریاست پٹیالہ کی فوجیں کشمیر میں موجود تھیں۔ ریاست کا اقتدار اعلیٰ (خارجہ و دفاعی امور) ہندوستانی حکومت کی ذمہ داری تھی۔ اس لئے یہ کارروائی نئی دہلی کے حکمرانوں کے ایماء پر ۱۹۴۷ء کے موسم گرما میں شروع کی گئی۔ پروفیسر لیمب کے مطابق پاکستان نے اس امر حقیقی کا کبھی بھی اظہار نہیں کیا۔ پٹیالہ ریاست کی کشمیر میں فوجی سرگرمیاں کافی عرصہ قبل شروع ہو گئی تھیں بلکہ سری نگر کا ہوائی اڈہ انہیں کے زیر کمان تھا۔ مصنف حیران ہے کہ اتنے اہم امر کو پاکستان میں نہ مکمل طور پر سمجھا گیا اور نہ ہی بین الاقوامی سطح پر اجاگر کیا گیا کہ ہندوستان آزادی سے قبل کشمیر میں کس حد تک دخل اندازی کر رہا تھا۔
۴۔ ڈاکٹر لیمب کی تحقیق کے مطابق پونچھ جاگیر کے ساٹھ ہزار مسلمان سپاہیوں اور سابق فوجیوں نے مہاراجہ کے خلاف جون ۱۹۴۷ء میں بغاوت شروع کر دی تھی۔ حالانکہ اس وقت تک تو پاکستان معرض وجود میں بھی نہیں آیا تھا۔ مہاراجہ جب وادی سے فرار ہو کر جموں منتقل ہوا تو حق خود ارادیت کو بروئے کار لاتے ہوئے شمالی علاقہ جات، وادی اور پونچھ سب اس کے خلاف بغاوت کر چکے تھے اور بحیثیت سربراہ ریاست اس کی قانونی حیثیت ختم ہو چکی تھی۔
۵۔ ایک اور انتہائی اہم امر اس تحقیق میں سامنے لایا گیا ہے کہ برطانوی ہند کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ میں سر اولف کیرو، لارڈ ازمے اور جارج ایبل جیسے لوگ، نہرو، وی پی مینن اور پٹیل سے مل کر کشمیر اور شمالی علاقہ جات کا بھارت کے ساتھ الحاق کرنا چاہتے تھے۔ ان کی رائے تھی کہ مضبوط اور وسیع تر بھارت کمزور پاکستان کی نسبت روس اور "اشتراکی خطرے" کا بہتر دفاع کر سکے گا۔ اور "راج" کی استعماری روایات کو نبھائے گا۔ یہ انکشاف پاکستانیوں کے لئے حیران کن المیہ ہو گا جو آزادی کے دور کے کئی انگریز گورنروں اور سیاست

دانوں کو پاکستان اور مسلمانوں کا دوست سمجھتے رہے ہیں۔ خاص طور پر اولف کیرو کا بھیانک کردار، ڈاکٹر لیمب کی تحقیق کے مطابق "گلگت گیم" اس ساری سیاسی حکمت عملی کا محور تھی۔ جہاں مذہبی، ثقافتی اور تاریخی عوامل کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا۔ گلگت اور بلتستان کی آزادی، آزاد کشمیر کا قیام، چین پاکستان دوستی، شاہراہ قراقرم، پاکستان سے الحاق کے لئے کشمیری مسلمانوں کی ولولہ انگیز تاریخی جد و جہد بھارت کے سیاسی عزائم کے لئے مسلسل دھچکوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر لیمب کی نظر میں آج بھی ہندوستان وادی لداخ اور بعض شمالی علاقوں پر اسی طرح قابض ہے گویا برطانوی راج کا حقیقی جانشین ہے ڈاکٹر لیمب نے وزیراعظم مہاجن، مہاراجہ پٹیالہ، ڈی۔ پی دھر اور پنڈت کاک کے حوالے سے بڑے اہم انکشافات کیے ہیں۔ بھارت نے شیخ عبداللہ کو بھی کشمیر میں مذہب اور پاکستان کی حامی طاقتوں کو کچلنے کے لئے استعمال کیا لیکن جب بھی شیخ نے آزادی کے حق میں کوئی بات کی تو اس کو جیل میں ڈال دیا گیا۔ گویا دونوں طرف موقع پرستی تھی۔ نہرو کے کشمیر کے ساتھ جذباتی اور سیاسی بندھن انہیں بارہا اس تنازعہ کے دوران اپنے وعدوں سے انحراف کرنے پر مجبور کرتے رہے۔

کشمیر میں شروع سے ہی ڈوگرہ حکمران مسلمانوں پر قرون وسطیٰ کے حکمرانوں کی طرح ظلم کرتے رہے۔ ۱۹۳۱ء کی تحریک جہاد بھی مسلمانوں نے چلائی حالانکہ ہندوستانی مؤرخ اس کو سیکولر کہتے رہے ہیں۔ اسی طرح مسلم کانفرنس کے کردار اور انتخابی طاقت کو برطانوی ہند نے ہمیشہ نظر انداز کیا۔ پس پردہ سازشوں سے شیخ عبداللہ کو ہاتھ میں رکھ کر کشمیر پر بھارتی سبقت قائم کی گئی۔

زیر تبصرہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول (جموں و کشمیر ۱۹۹۰ء ۱۸۴۶ء) برطانوی ہند کے دفاع، گلگت کو پٹے پر دینے اور کشمیر میں برطانوی سامراج کے خاتمے، ۱۹۴۷ء کی تقسیم اور بھارت کے ساتھ الحاق کشمیر کے واقعات شامل ہیں۔ دوسرے حصے میں کشمیر کی جنگ، اقوام متحدہ کی مداخلت، ۱۹۶۵ء تک اندرون کشمیر کے حالات اور دونوں ملکوں کے مابین مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی کوششوں، ۱۹۶۵ء کی جنگ، تاشقند سے شملہ معاہدہ کے واقعات اور شیخ عبداللہ کے ۱۹۷۲ء سے ۱۹۸۲ء تک کے کردار کا ذکر ہے۔

بلا شبہ برطانوی مصنف الیسٹر لیمب کی یہ کتاب کشمیر کی سیاسی تاریخ کے ہر طالب علم اور محقق کے لئے ایک پر از معلومات مرقع ہے۔ جس سے یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ کشمیر، ہندوستان کے لئے ایک نوآبادیاتی مسئلہ ہے۔ وہ اس خطے کو بذریعہ طاقت اپنے قبضے میں رکھے ہوئے ہے۔ اگرچہ وہاں کی آبادی کسی صورت میں بھارتی تسلط کے حق میں نہیں اور اب وہ اپنی مکمل آزادی کے حصول کے لئے ایک صبر آزما جہاد میں مصروف ہے۔ ڈاکٹر لیمب کی رائے میں کشمیر کے تنازعہ کا واحد حل علاقائی حق استصواب رائے اور تقسیم ریاست ہی ہو سکتا ہے جو اقوام متحدہ کی طرف سے مامور مصالحت کنندہ سر اوون ڈکسن نے ۱۹۵۰ء میں تجویز کیا تھا۔